دشمن سے بچو

بقلم

آصف اقبال مدنی

تیلنی پاڑہ، ہگلی، مغربی بنگال

بسم الله الرحمن الرحيم

تمام تعریف اللہ کے لئے جو کائنات کا رب ہے درود وسلام ہو ہمارے نبی محمد ﷺ اوران کی آل اولاد اوران کے تمام ساتھیوں پر

ہر خیر خواہ کے لئے ضروری ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں امت کے درمیان اتحاد قائم کرے اورانہیں اختلاف سے دور رکھے نیز اختلاف کے برے نتائج سے انہیں ہر ممکن طور پر ڈرانے کی کوشش کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ''وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُواْ (آل عمران، آیت نمبر۔۱۰۳) اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو۔

اسی اہمیت کے پیش نظر آنے والے سطور میں رافضیوں اور شیعوں کے بعض باطل عقائد پیش کئے جارہے ہیں تا کہ مسلمان حقیقت حال سے واقف ہو اور کسی نادان کے لئے کوئی عذر اور جاہل کے لئے کوئی حجت باقی نہ رہے۔

قرآن کے متعلق رافضیوں کا عقیدہ

ہر مسلمان کو علم ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اوراس نے قیامت تک اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ''إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُون'' (سورۃ الحجر آیت نمبر۹) ''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں '' اور فرمایا ''لايَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ '' (سورہ فصلت، آیت نمبر۴۲) ''جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے اور نہ اس کے پیچھے سے'' اس کے برعکس جو قرآن پر اعتراض کرے اور اس کے تقدس کو پامال کرنے کی کوشش کرے وہ مسلمان نہیں ہے اگرچہ وہ مسلمان کہلائے اس طرح کا باطل عقیدہ رکھنے والے لوگوں کی دشمنی کو سامنے لانا ضروری ہے تا کہ تمام لوگوں کو ان کی مخالفت کا علم ہو جائے۔

دشمنان اسلام میں روافض بھی ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ قرآن اپنی اصل شکل میں موجود نہیں اس لئے کہ صحابہ نے اس میں تبدیلیاں کی ہیں اور

اصلی قرآن امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جو ان کے اماموں کی طرف منتقل ہوتا رہا اور اب وہ ان کے خیال کے مطابق ان کے آخری امام مہدی کے پاس ہے۔ یہ غلط عقیدہ ان کے بڑے بڑے علماء کا ہے جسے غلط طور پرانہوں نے اپنے اماموں کی طرف منسوب کردیا ہے۔ شیعوں کے مشہور و معروف عالم کلینی (KOLAINI) اپنی کتاب الکافی میں رقم طراز ہے (الکافی شیعوں کے نزدیک بہت صحیح اور مستند کتاب ہے جس میں تحریف قرآن کے ثبوت میں بغیر نقد و جرح کے بہت ساری روایتیں ذکر کی گئی ہیں) ''جعفر صادق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ محمد ﷺ پر جبریل علیہ السلام جو قرآن لے کر آئے اس میں سترہ ہزار آیات ہیں'' (الکافی۔۲/۶۳۴) اور یہ معلوم ہے کہ قرآن میں چھ ہزار سے کچھ زیادہ آیتیں ہیں لیکن مذکورہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کا تقریباً دو تہائی حصہ موجود نہیں یہ کس قدر جھوٹ اور بہتان ہے۔

اور الکافی میں یہ بھی ہے کہ ''جبریل آیت کو محمد ﷺ پر اس طرح لے کر آئے کہ اگر تمہیں اس قرآن میں شک ہے جو ہم نے نازل کیا اپنے بندہ پر علی کے سلسلے میں تو اس جیسی ایک سورہ لے آؤ'' (الکافی۔۱/۴۱۷)

تحریف قرآن کے ثبوت میں اس طرح کی بہت ساری مثالیں اس کتاب میں موجود ہیں اس کے علاوہ رافضیوں کی اکثر کتابیں اس طرح کی شرکیہ و کفریہ غلاظتوں سے بھری پڑی ہیں اور معتبر روایتوں سے اس باطل عقیدہ کو ثابت کرتی ہیں جس پر ان کے محققین اور مقبولین علماء نے اپنے مذہب کی بنیاد رکھی ہے۔ان کے علماء میں مفید (MOFEED) رقمطراز ہیں ''اماموں سے یہ روایتیں بہت مشہور ہیں کہ قرآن میں حذف ونقصان اور اختلاف موجود ہے'' (اوائل المقالات۔صفحہ۵۴)

اور تیرہویں صدی ہجری کے آخر میں اس باب میں شیعوں کو بہت بڑی رسوائی ہوئی جب ان کے عالم نوری طبرسی (NOORI TABRASI) نے اس کفریہ عقیدہ کے موضوع پر تمام روایتوں کو جمع کرکے ایک کتاب لکھی جس کا نام ''فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب'' (رب کی کتاب میں تحریف کے ثبوت میں فیصلہ کن خطاب) رکھا جو رافضیوں کے لئے قیامت تک رسوائی کا باعث بنی کیونکہ صاحب کتاب نے اس میں تحریف قرآن

کے ثبوت میں ادھر ادھر کی تمام روایتوں کی اکٹھا کردیا ہے اور اپنے محققین علماء کے تمام اقوال کو بھی جمع کردیا ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ بلاشبہ تحریف قرآن کا عقیدہ شیعوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔اور بعض شیعوں نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا کہ اہل سنت تحریف قرآن کے قائل ہیں حالانکہ خود شیعوں کا عالم مفید (MOFEED) اپنی کتاب اوائل المقالات صفحہ۱۳ پر رقمطراز ہے ''امامیہ کا اتفاق ہے کہ گمراہ اماموں نے قرآن کی تالیف میں بہت زیادہ اختلاف کیا اور اس میں تبدیلیاں کیں لیکن معتزلہ، خوارج، زیدیہ، مرجیہ اور اہل حدیث کا اتفاق ہے کہ قرآن میں اختلاف نہیں''۔ اس قول کا ذکر یہاں صرف اس لئے کیا گیا کہ مخالف کا انصاف موافق کے انصاف سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے ورنہ اہل سنت کا اس گمراہی سے محفوظ ہونے پر کسی کے اعتراف کی کوئی ضرورت نہیں۔اوران کے بعض علماء کا یہ کہنا کہ قرآن میں تحریف نہیں ہے تقیہ (جھوٹ) کی وجہ سے ہے جو ان کے مذہب کا بنیادی عقیدہ ہے اس کا اعتراف خود ان کے علماء نے کیا ہے جیسا کہ ان کا عالم نعمت اللہ الجزائری اپنی کتاب ''الانوار النعمانيه'' ۲/۳۵۸ میں رقمطراز ہے ''بظاہر بعض علماء نے تحریف قرآن کا انکار بہت ساری مصلحتوں کی بنیاد پر کیا ہے تا کہ وہ لوگوں کے طعن و تشنیع سے بچ سکیں، اس لئے کہ جب قرآن محفوظ نہیں تو اس کے قواعد اور احکام پر عمل کیسے ممکن ہوگا جب کہ ان میں بھی تحریف کا امکان ہے'' اور آگے لکھا کہ ''ان کی یہ بات کیسے صحیح ہو سکتی ہے جب کہ خود ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں تحریف قرآن کے ثبوت میں بہت ساری روایتیں ذکر کی ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی پھر اس میں تبدیلی ہوئی'' (الانوار النعمانيه ۲/۳۵۸، ۳۵۹)

اگر ان کے نزدیک تحریف قرآن کا عقیدہ حقیقت میں کفر ہے تو آج ان کے علماء اپنے مشائخ کلینی (KOLAINI) اور طبرسی (TABRASI) اور اس طرح کے دوسرے علماء کے سلسلے میں کیا فیصلہ کریں گے جن لوگوں نے کھلم کھلا اس کفریہ عقیدہ کا اظہار کیا ایسے علماء کو کیا یہ کافر کہیں گے یا ان سے برأت کا اعلان کریں گے یا ان کو اپنے بڑے علماء اور مذہب کے بانیوں میں شمار کرتے رہیں گے؟

صحابہ کرام اور ازواج مطہرات کے متعلق شیعوں کا عقیدہ

صحابہ کرام اور ازواج مطہرات کے متعلق شیعوں اور رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ لوگ دین سے پھر گئے جیسا کہ ان کی گڑھی ہوئی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے جسے کلینی (KOLAINI) نے الکافی ۸/۲۴۵ میں ذکر کیا ہے ''نبی کے بعد سوائے تین کے سب مرتد ہو گئے''۔ان لوگوں نے تمام صحابہ میں خاص طور پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بہت زیادہ نقد و جرح اور طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا۔

نقد و جرح کے باب میں مجلسی (MAJLISI) نے بحار الانوار ۶۹/۱۳۸ باب كفر المخالفين و النصاب میں روایت کی ہے کہ ''علی بن حسین رحمہ اللہ کے مولا نے کہا میں آپ کے ساتھ تنہائی میں تھا اور ان سے ابوبکر وعمر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ دونوں کافر ہیں اور جو ان دونوں سے محبت کرے وہ بھی کافر ہے''

مجلسی اپنی کتاب عقائد صفحہ ۵۸ میں رقمطراز ہے ''امامیہ مذہب کی بنیادی باتوں میں متعہ کا حلال ہونا، اور تینوں خلفاء اور معاویہ اور یزید بن معاویہ سے برأت ظاہر کرنا، اور ہر اس شخص سے بری ہونا جو امیر المومنین اور ان کے علاوہ دوسرے ائمہ سے لڑائی کرے اور حسین کے قاتلوں سے برأت ظاہر کرنا اور اذان میں حی علی خیر العمل کہنا ہے''

اور شیعہ حضرات ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لعن طعن کرتے ہیں اور ان پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں جب کہ ان کی برأت میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی دس آیتیں نازل کیں جو قیامت تک تلاوت ہوتی رہے گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر نقد کے باب میں شیعوں کا بڑا عالم محمد الشیرازی (MOHAMMAD AL-SHEERAZI) كتاب الاربعين فی امامة الأئمة الطاهرين کے صفحہ ۶۱ پر رقمطراز ہے ''ہمارے مذہب اور ائمہ کے برحق ہونے کی چالیسویں دلیل وہ روایتیں ہیں جو دشمنان اہل بیت کی مذمت میں وارد ہیں کہ عائشہ کافر اور جہنمی ہیں''

صحابہ کرام اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے تعلق سے یہ ہے رافضیوں کا عقیدہ

کیا کوئی عقل مند مسلمان اس عقیدہ کو برداشت کرسکتا ہے؟ اس خیال سے اتفاق کرسکتا ہے؟ جو قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کو پڑھتا اور جانتا ہے۔ ''والسابقون الأولون من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم و رضوا عنه [سورۃ التوبہ۔۱۰۰] (اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور متقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے)

بارہ اماموں کے متعلق شیعوں کا عقیدہ

تمام مسلمانوں کو معلوم ہے کہ انبیاء کے علاوہ کوئی بھی انسان معصوم نہیں، کسی انسان سے کبھی بھی کوئی لغزش اور غلطی ہوسکتی ہے لیکن رافضیوں کا اہم اور بنیادی عقیدہ ہے کہ ان کے تمام ائمہ غلطیوں سے پاک اور معصوم ہیں۔

شیعوں کا عالم مجلسی کتاب بحار الانوار ۲۵/۲۰۹ میں رقمطراز ہے ''جان لو کہ امامیہ متفق ہیں کہ ان کے تمام ائمہ علیہم السلام چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے پاک ہیں، اصل میں ان سے گناہ ہوتا ہی نہیں نہ جان بوجھ کر اور نہ بھول کر اور نہ ہی تاویل میں خطا کی وجہ سے اور نہ اللہ کی طرف سے بھلانے کے سبب''۔

اور ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جو شخص ان کے بارہ اماموں پر ایمان نہ لائے اور اس بات پر یقین نہ رکھے کہ ان کی امامت کی صراحت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے ہو چکی ہے، یا کسی ایک امام پر ایمان نہ لائے تو وہ کافر اور مرتد ہے اور اس کا خون اور مال حلال ہے۔

شیعوں کا بڑا محدث ابن بابویہ القمی (IBN BABOYEH ALQIMMI) (جس کا لقب ان کے نزدیک صدوق ہے اپنے رسالہ الاعتقادات کے صفحہ ۱۰۴ میں رقمطراز ہے ''ہم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جس نے امیر المومنین علی بن ابی طالب اور ان کے بعد کے ائمہ کی امامت کا انکار کیا گویا اس نے تمام انبیاء کی نبوت کا انکار کیا اور ہمارا عقیدہ ہے کہ جو امیر المومنین کو امام مانے اور ان کے بعد کے اماموں میں سے کسی ایک ایام کا بھی انکار کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو تمام نبیوں پر ایمان رکھتا ہو لیکن محمد ﷺ کی نبوت کو نہیں مانتا۔''

اور شیعوں کا عالم عبداللہ المامقانی (ABDULLAH AL MAMEQANI) کتاب تنقيح المقال ۱/۲۰۸ میں رقمطراز ہے ''تمام روایتوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آخرت میں ہر اس شخص کو کافر اور مشرک قرار دیا جائے گا جو اثنا عشری نہ ہو'' (یعنی بارہ اماموں کو نہ مانے)۔اور معاملہ اتنا آگے بڑھا کہ ان کے عالم نعمت اللہ الجزائری نے اعلان کردیا کہ امامت کے مسئلہ کی وجہ سے رافضیوں کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں، جیسا کہ اپنی کتاب الانوار النعمانيه ۲/۲۷۹ میں وہ رقمطراز ہے ''مسلمانوں کے معبود اور نبی اور امام پر ہم لوگوں کا اتفاق نہیں اس لئے کہ وہ اس رب کو مانتے ہیں جس کا نبی محمد ﷺ ہیں اور ان کے بعد ان کا خلیفہ ابوبکر ہیں اور ہم لوگ ایسے رب اور ایسے نبی کو نہیں مانتے بلکہ جس کے نبی کا خلیفہ ابوبکر ہو وہ ہمارا رب نہیں اور نہ وہ نبی ہمارا نبی ہے۔''

شیعہ حضرات اہل سنت کو کافر سمجھتے ہیں جیسا کہ ان کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل سنت کا خون بہانا اور ان کے مالوں کو حاصل کرنا جائز ہے، اس سلسلے میں ابن بابویہ القمی (IBN BABOYEH ALQIMMI) اپنی کتاب علل الشرائع ۲/۶۰۱ میں رقمطراز ہے ''داؤد ابن فرقد نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے ناصب (سنّی) کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کا خون حلال ہے اور اگر تم اس پر دیوار گرا سکو یا اسے سمندر میں ڈبو سکو تا کہ کوئی تمہارے خلاف گواہ نہ ہو تو ایسا کرو۔ پھر ان سے سوال کیا کہ اس کے مال کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ جتنا لے سکتے ہو لے لو''

ان لوگوں کا بڑا عالم امام خمینی (IMAM KHUMAINI) اپنی کتاب تحرير الوسيله ۱/۳۵۲ میں رقمطراز ہیں ''ناصب اہل حرب میں شامل ہے اس کا مال بطور غنیمت جائز ہے اور اس میں خمس متعین ہے بلکہ جہاں کہیں اس کا مال ہو اسے ہر ممکن طریقہ سے حاصل کرنا جائز ہے اور اس میں خمس نکالنا واجب ہے۔'' اور ناصب شیعوں کے نزدیک سنّی کو کہا جاتا ہے جیسا کہ ان کے عالم درازی البحرانی (DRAZI AL - BAHRANI) نے اپنی کتاب المحاسن النفسانيه کے صفحہ ۱۴۷ میں تحریر کیا ''ائمہ علیہم السلام کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک ناصب سنّی کو کہا جاتا ہے''

امام شوکانی رحمہ اللہ نے کہا کہ ''رافضی اپنے دین و مذہب کے مخالف کے سلسلہ میں کبھی بھی قابل اعتبار اور امانت دار نہیں ہوسکتا اس لئے کہ معمولی موقعہ ملتے ہی ان کے نزدیک مخالفین کا خون اور مال حلال ہو جاتا ہے اور جو محبت یہ اپنے مخالفین کے لئے ظاہر کرتے ہیں وہ تقیہ کی وجہ سے ہے جس کا اثر موقعہ ملتے ہی فوراً ختم ہو جاتا ہے'' (ادب الطالب ومنتهى الارب، صفحہ ۹۵)

یہ ہے رافضیوں کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تحریف کرنا، صحابہ کرام اور امہات المومنین پر لعن طعن اور ان کی تکفیر کرنا، اپنے اماموں کی تعظیم بلکہ ان کو معبود سمجھنا اور مسلمانوں کی تکفیر اور ان کی جانوں اور مالوں کو حلال سمجھنا۔ کیا اس طرح کا باطل اور فاسد عقیدہ اس شخص کا ہوسکتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو یا اسے ذرا سی بھی عقل ہو بلکہ اس طرح کے باطل مذہب کے پیروکاروں پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول صادق آتا ہے ''أفمن زين له سوء عمله فرآه حسناً فان الله يضل من يشاء ويهدى من يشاء'' سورۃ فاطر آیت ۸ (کیا پس وہ شخص جس کے لئے اس کے برے اعمال مزین کر دئے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ شخص جیسا ہے)۔ (یقین مانو) کہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے۔

پس مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بیدار ہوں اور اس طرح کے باطل عقائد سے بچیں اور مذہبی تعصب اور شخصیت پرستی کو چھوڑ کر حق کی پیروی کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''أفمن يهدى الى الحق أحق أن يتبع أمن لا يهدى الا أن يهدى فما لكم كيف تحكمون'' سورۃ یونس۔۳۵ (تو پھر آیا جو شخص حق کا راستہ بتاتا ہو وہ زیادہ اتباع کے لائق ہے یا وہ شخص جس کو بغیر بتائے خود ہی راستہ نہ سوجھے؟ پس تم کو کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو)

اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو حق اور صحیح چیزوں کی ہدایت عطا کرے اور گمراہوں کو صراط مستقیم پر گامزن فرمادے!

۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ

Printed by:- ANSARI NETWORK, Telinipara, 9681026140